بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ پر کفایت اللہ سنابلی صاحب کی کرم فرمائیاں بجواب یزید بن معاویہ پر واعظین و مقررین کی کرم فرمائیاں

کل بتاریخ ۲۵ سیپتمبر ۲۰۱۸ کو محترم کفایت اللہ سنابلی صاحب نے اپنی فیسبوک وال پر ایک تحریر ڈالی، جس کا عنوان "یزید بن معاویہ پر واعظین و مقررین کی کرم فرمائیاں" ہے۔

سنابلی صاحب اپنی اس تحریر میں واعظین و مقررین پر خوب برس رہے ہیں۔ جیسا کہ تحریر کے عنوان سے ظاہر ہے۔ لیکن یہ جدو جہد صرف اس لیے کیوں کے علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ بھی ایک واعظ تھے۔ لیکن کیا آپ رحمہ اللہ صرف ایک واعظ ہی تھے؟ اور واعظ بھی کم علم خطبا اور مفاد پرست قصہ گو حضرات کی طرح؟ (جیسا کہ موصوف اپنی تحریر سے ثابت کرنا چاہ رہے ہیں۔)

امام ذہبی رحمہ اللہ (متوفی ۷۴۸ھ) نے علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) کے بارے میں لکھا:

"**الشيخ الإمام العلامة، الحافظ المفسر، شيخ الإسلام، مفخر العراق، جمال الدين، أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله بن عبد الله بن حمادي بن أحمد بن محمد بن جعفر بن عبد الله بن القاسم بن النضر بن القاسم بن محمد بن عبد الله ابن الفقيه عبد الرحمن ابن الفقيه القاسم بن محمد ابن خليفة رسول الله -صلى الله عليه وسلم- أبي بكر الصديق، القرشي التيمي البكري البغدادي، الحنبلي، الواعظ، صاحب التصانيف.**" (سیر اعلام النبلاء۱۵/ ۴۵۵)

سنابلی صاحب کی تحریر پڑھنے کے بعد ہر صاحب علم بلکہ عام لوگ بھی جو ائمہ محدثین کے بارے میں سنا ہو، وہ سنابلی صاحب کی اس حرکت پر افسوس کر رہے ہوں گے کہ کس طرح سنابلی صاحب نے اپنی اس تحریر میں ایک وقت کے عظیم محدث، فقیہ، مصنف، مؤرخ، علم رجال کے ماہر امام کا تقابل کم علم خطبا و واعظین اور قصہ گو حضرات کے ساتھ کیا ہے۔

موصوف نے اپنی تحریر میں امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کو قصہ گو حضرات اور گول مول بات کر کے سب کو خوش کرنے والے واعظین میں شامل کرنے کے لیے ایک واقعہ نقل کیا، اس سے قطع نظر کہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ سے یہ واقعہ ثابت ہے یا نہیں۔ اگر مذکورہ واقعہ ثابت بھی ہو جائے تو امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کے اس عمل کو دو طرح سے پیش کیا جا سکتا ہے۔:

۱) اس واقعہ میں امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کی ذہانت اور آپ کا علمی مقام واضح ہوتا ہے۔

۲) شاید واضح جواب دینے سے کوئی فتنہ برپا ہو جاتا، اسی لیے امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے دور اندیشی سے کام لیا اور یہ آپ کی حکمت تھی جو آپ نے اس طرح کا جواب دیا جس میں جھوٹ بھی شامل نہیں ہوا۔

اگر کفایت اللہ سنابلی صاحب اس اصرار پر ہیں کہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کا ایسا کرنا صحیح نہیں تھا بلکہ انھے واضح بتلا دینا چاہیے تھا کہ نبی ﷺ کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل تھے۔ تو پھر بھی اگر ان کی ہی حد تک ہم اسے تسلیم بھی کر لیں۔ تو اس کو وہ رنگ دینا جو موصوف نے دیا ہے کہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ دونوں شیعہ اور سنی کو خوش کرنے کے لیے یہ جملہ کہا، سراسر بدگمانی اور تعصب پر مبنی ہے۔

اور مذکورہ تحریر میں امام ابن الجوزی رحمہ اللہ پر ایک الزام نہیں بلکہ کفایت اللہ سنابلی صاحب نے یزید کے دفاع میں اور یزید کی محبت میں فریفتہ ہو کر کئی ایسے بے تکے الزامات دھر دئے۔ جیسے:

* امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کو ان واعظین و مقررین میں شامل کر دیا گیا جو مفاد پرست ہوتے ہیں۔
* "دونوں کشتی پر سوار ہونے والا، نام نہاد اعتدالی فارمولے سے ہر خیمے کی برکتیں لوٹنا اور گول مول بات کر کے سب کو خوش کرنا، بہت زیادہ چالاک وغیرہ"۔ اس طرح کے قبیح صفات کے حامل لوگوں کا ذکر کرنے کے بعد امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کا واقعہ نقل کیا گیا۔ یعنی یہ سب گھٹیاں قسم کی خصلتوں کو زبردستی ایک حدیث کے عالم اور وقت کے عظیم محدث کے کھاتے میں ڈالنے کی ناکام سعی کی گئی۔

اور موصوف کا یہ پہلی مرتبہ نہیں ہے کہ آپ نے امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کو ہدف تنقید بنایا۔ بلکہ آپ نے امام ابن الجوزی رحمہ اللہ پر اس طرح کے کرم فرمائیاں پہلے بھی کر چکے ہیں۔

جیسا کہ محترم کفایت اللہ سنابلی صاحب نے امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کے متعلق عنوان قائم کیا" **الٹا چور کو توال کو ڈانٹے** "اور پھر انھے طعن کا نشانہ بناتے ہوئے لکھا " **:ابن الجوزی نے اپنی زندگی میں کئی لوگوں پر بے جا جرح کرتے ہوئے ان کی طرف بے بنیاد عیوب کی نسبت کی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ دوسروں کے اندر یہ عیوب نہ تھے، بلکہ خود ابن الجوزی ہی ان عیوب سے متصف تھے اور شاید وہ اپنے اوپر دوسروں کو بھی قیاس کرنے لگ جاتے تھے۔**"(یزید بن معاویہ پر الزامات کا تحقیقی جائزہ ص ۷۹۳)

اس طرح کے مزید خود موصوف نے علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ پر بے جا طعن کئے ہیں۔(دیکھیے: اشاعۃ الحدیث، شمارہ:۱۳۴، ص ۳۱، ۳۲)

کچھ ہی عرصہ پہلے حافظ ندیم ظہیر صاحب اور کفایت اللہ سنابلی صاحب کے درمیان تردید کا سلسلہ چلا۔ اس دوران محترم حافظ ندیم ظہیر صاحب نے محترم کفایت اللہ سنابلی صاحب کا امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کو مطعون کرنے پر گرفت کی اور موصوف کی کتاب سے کچھ حوالے نقل کئے جس میں موصوف نے ابن الجوزی رحمہ اللہ پر بے انتہا سخت کلمات لکھے اور آپ رحمہ اللہ پر الزام تراشی کی۔

پھر سنابلی صاحب نے اس کے جواب میں بہت کچھ لکھا۔ لیکن اس بات سے جان نہ چھڑا سکے کہ انہونے امام ابن الجوزی رحمہ اللہ پر سخت کلامی کی۔ اور اعتراف کئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ چناچہ محترم کفایت اللہ سنابلی صاحب نے لکھا: "لیکن ہم نے اپنی اسی کتاب میں یزید کے خلاف لکھنے والے کئی اہل علم کا جواب بھی دیا ہے، **لیکن ابن الجوزی رحمہ اللہ کی تردید میں جو سختی آگئی، وہ دیگر اہل علم کے جواب میں ہر گز نہیں ہے۔**" (ندیم ظہیر صاحب کے اعتراضات کا جائزہ، حصہ اول: ص ۴)

مزید لکھا: "ندیم ظہیر صاحب نے تو میرے تعلق سے صرف ابن الجوزی رحمہ اللہ کا نام لیا ہے، **جن کے خلاف میرے قلم میں شدت آئی۔۔۔**" (ندیم ظہیر صاحب کے اعتراضات کا جائزہ، حصہ اول ص ۶)

مزید لکھا: " **اس کے ساتھ بعض مقامات پر کچھ سخت الفاظ نوکِ قلم پر آگئے ہیں۔۔۔**"(ندیم ظہیر۔۔۔۔۔ص ۱۱)

اور ایک جگہ لکھتے ہیں: "بہر حال حافظ ابن الجوزی سے متعلق بعض سخت کلمات لکھتے وقت وہی کچھ باتیں ذہن میں گردش کر رہی تھی، جن کا اوپر تذکرہ کیا گیا، **یہی سبب تھا جس کی بنا پر بعض مقامات پر سخت کلمات رقم ہوگئے۔** ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ چیزیں سخت کلام کا جواز ہیں، بلکہ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ چیزیں سخت کلامی کی محرک ہوئی ہیں اور ان شاء اللہ اگلے ایڈیشن میں ہم الفاظ کو نرم کرلیں گے۔ "(ندیم ظہیر۔۔۔۔ص ۱۵)

محترم سنابلی صاحب بار بار سخت الفاظ، قلم میں شدت وغیرہ کہہ رہے ہیں، یہ صرف سختی ہی نہیں بلکہ الزام تراشی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کر دیا ہے۔ اور موصوف کا یہ وعدہ کرنا کہ اگلے ایڈیشن میں وہ الفاظ کو نرم کرلیں گے۔ تو گزارش یہ ہے کہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ آپ کے نرم

الفاظ کے محتاج نہیں ہے۔ اور اگلے ایڈیشن کا تو پتہ نہیں، اسی تحریر کو ذرا دیکھ لیں، گنہونے اوصاف اور مفاد پرست واعظین کا ذکر کرنے کے بعد امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کا واقعہ نقل کر کے لوگوں کو آپ کی شخصیت سے بدظن کرنے اور آپ کو مجروح بنانے کی پوری ناکام کوشش کی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر کیوں موصوف ہاتھ دھو کر صاحب کتاب المعضوعات علامہ ابو الفرج ابن الجوزی (متوفی ۵۹۷ھ) کے پیچھے پڑ گئے؟ تو عرض ہے کہ ہم نے شروع میں بھی اشارہ کیا تھا کہ یہ ساری محنتیں اور جدوجہد یزید کی محبت میں کی جارہی ہے۔ اور امام ابن الجوزی رحمہ اللہ پر یہ کرم فرمائیاں صرف اس وجہ سے، کیوں کہ آپ رحمہ اللہ نے یزید کی مذمت میں ایک کتاب ("**الرد علي المتعصب العنيد المنانع من ذم يزيد**") لکھی ہے۔

یہاں پر اس بحث کو نہ چھیڑتے ہوئے کہ یزید کی شخصیت کیسی تھی، یہ بات بتلانا چاہتا ہوں کہ یزید کے حاملین اور یزید کا دفاع کرنے والے بہت سے اہل حدیث علماء ہیں، جنہونے تقریر اور تحریر کے ذریعے یزید پر لگائے گئے الزامات کا جواب دیا۔ لیکن ان علماء میں سے کسی نے بھی دفاع یزید کے نام پر امام ابن الجوزی رحمہ اللہ کو یا اسلاف میں سے یزید کے مخالفین کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہیں بنایا۔ اور یہاں پر یہ بھی عرض کردوں کہ محترم کفایت اللہ سنابلی صاحب نہ صرف یزید کی مذمت کرنے والے یا یزید کو اچھا نہ جاننے والوں کو ہدف تنقید بنا کر لوگوں کو ان شخصیات سے بدظن کرتے ہیں بلکہ جو یزید کے معاملے میں سکوت اختیار کرتا ہے، موصوف اسے بھی معاف نہیں کرتے۔

ہندوستان کے کئی علماء نے موصوف کے قلم کی سختیوں پر انہے نصیحتیں کیں ہے۔ جیسا کہ موصوف کی کتاب "انوار البدر فی وضع الیدین عل الصدر" ص ۴۲ پر بھی ایک عالم دین کی نصیحت موجود ہے۔ بہر حال ہمیں دکھ ان کے قلم کی سختیوں کے متعلق نہیں ہے۔ بلکہ افسوس اس بات کا ہے کہ ان کے قلم درازیوں سے ائمہ محدثین بھی نہیں بچ سکے۔

اس موقع پر ضرور کفایت اللہ سنابلی صاحب کے لیے نبی ﷺ کی وہ حدیث یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں جو محبت و نفرت میں میانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم دیتی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ) نے فرمایا: "اپنے دوست سے ایک حد تک محبت کر، ممکن ہے کبھی (کسی وجہ سے) تجھے نفرت ہو جائے اور (اپنے دشمن سے بھی) ایک حد تک نفرت کر، ممکن ہے کسی دن تجھے (اس سے) محبت ہو جائے۔" (سنن ترمذی: ۱۹۹۷، وسندہ حسن)

اور اسی کے متعلق سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نصیحت بھی ہے۔ کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (اسلم رحمہ اللہ سے) فرمایا: "تیری محبت فریفتہ کرنے والی نہ ہو اور نہ تیری محبت ہلاک کرنے والی ہو۔" (اسلم رحمہ اللہ نے کہا:) میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا: جب تو محبت کرے تو بچے کی طرح فریفتہ ہونے لگے اور جب تو نفرت کرے تو اپنے ساتھی کی تباہی و بربادی پسند کرے۔" (الأدب المفرد للبخاری: ۱۳۲۲، وسندہ صحیح)

اور ساتھ ہی میں اہل علم حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ محترم سنابلی صاحب کی زبان درازیوں اور تہمت تراشیوں پر گرفت کرے، انھے اکیلے میں سمجھائیں یا جس طرح ممکن ہو نصیحت کرے۔ تاکہ موصوف آئندہ اس طرح محدثین پر کھلے عام تنقید نہ کرے اور ان ہستیوں کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرتیں پیدا نہ کرے۔